

خُدا کا پیغام

نمبر 3455

ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، 22 اپریل، 1915

موعوظ: سی۔ ایچ۔ اسپرچن

جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

”میرے پاس خُدا کی طرف سے تیرے لئے پیغام ہے۔“

— قضاة 3:20 —

کیا یہاں کوئی ایسا شخص موجود ہو سکتا ہے جس کے پاس خُدا نے کبھی پیغام نہ بھیجا ہو؟ شاید یہ سوال تمہیں چونکا دے۔ یہ بات تمہیں عجیب اور بعید از قیاس لگتی ہو کہ عظیم اور غیر مرئی خُدا کسی انسان کو ذاتی طور پر پیغام بھیجے۔ لیکن میرے نزدیک اس سے کہیں زیادہ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ کوئی یہ تصور کرے کہ خُدا نے کبھی ایسا نہیں کیا۔

کیا وہ تیرا خالق نہیں؟ اور کیا وہ جس نے تجھے بنایا، تجھے اس طرفانی حیات کی موجوں پر یوں ہی بغیر قطب نما یا راہنما کے چھوڑ دے گا؟

ہم جانتے ہیں کہ اُس نے تجھے غیر فانی بنایا ہے؛ اور کیا یہ ممکن ہے کہ اس قلیل زندگی میں، جو ابدیت کی تمہید ہے اور جس پر تیرا دائمی نصیب موقوف ہے، خُدا نے تجھ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہ کیا ہو؟ کیا یہ ممکن ہے؟ تو اُسے ”باپ“ کہتا ہے، کیونکہ وہ تیرا موجد ہے—تو کیا وہ تیرا باپ ہو کر بھی تیری بھلائی سے بے پروا ہو سکتا ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ اُس نے تجھ سے کبھی کلام نہ کیا ہو، یا اپنے جلالی تخت سے تیرے دل کو کبھی کوئی پیغام نہ بھیجا ہو؟ یہ خیال کیسا ناممکن سا لگتا ہے۔

کیا معاملے کا کوئی اور پہلو بھی ہو سکتا ہے؟ درحقیقت، میں سمجھتا ہوں کہ تو خُدا کے پیغامات کے لئے بہرا رہا ہے۔ اُس نے بار بار تیرے ساتھ کلام کرنا چاہا ہے؛ بلکہ اُس نے تجھ تک پیغامات بھیجے بھی ہیں، مگر تو نے انہیں رد کیا اور ٹھکرا دیا۔ کیا ایسا نہیں کہ اُس نے بار بار تجھ سے کلام کیا، پر تو نے نہ سنا؟ اُس نے تجھ سے قریب آ کر پکارا، پر تو نے اُس کی طرف کان نہ لگایا؟

میری دانست میں، فطرت کی مثالوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہی سچائی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ خُدا نے دنیا کو چھوڑ دیا ہو—بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا نے خُدا کو ترک کر دیا ہے۔ یہ ماننا دشوار ہے کہ خُدا نے انسان کی روح سے ہمکلام ہونا بند کر دیا ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انسان کی روح نے خُدا کی طرف کان دھرنا چھوڑ دیا، اُس کے پیغامات کو نہ سنا اور نہ اُن کا جواب دیا۔

اے میرے عزیز سامعین، خاص طور پر میں اُن سے مخاطب ہوں جو ابھی تک ایمان اور محبت سے مسیح کو اپنے دلوں میں قبول نہیں کر سکے—میں یقین رکھتا ہوں کہ تم میں سے اکثر، اگرچہ اب تک خُدا اور مسیح سے جدا ہو، تاہم اُس کی طرف سے کئی پیغامات پا چکے ہو۔ اُنہی، میں تمہیں اُن میں سے چند کی یاد دہانی کراؤں۔ پھر میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خود انجیل ایک صاف اور براہ راست پیغام ہے جو خُدا کی طرف سے تمہارے لیے ہے۔ اور آخر میں، ہم چند لمحات یہ غور کرنے میں صرف کریں گے کہ ہمیں اُس پیغام کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔

I

ہم خُدا کے پیغامات سے محروم نہیں رہے۔ :

یہ بائبل ہر انگریز کے گھر میں موجود ہے۔ تم شاید ہی کوئی ایسا غریب جھونپڑا پاؤ گے جہاں خُدا کے کلام کی کوئی جلد نہ ہو۔ اگر تمہاری بائبل تم سے ہمکلام ہو سکتی، یا یوں کہو کہ اگر تو اُس کی باتوں کو سننے کو تیار ہوتا، تو جس حجرے میں وہ بائبل رکھی ہے، وہاں سے آواز بلند ہوتی، ”میرے پاس خُدا کی طرف سے تیرے لئے پیغام ہے۔“

بس اُسے کھول، اُس کے اوراق کو دیکھ، اُس کی مقدس آیات پر نظر ڈال—اور میرا یقین ہے کہ وہ تیری روح سے ہمکلام ہوگی، اور یہی کہے گی، ”میرے پاس خُدا کی طرف سے تیرے لئے پیغام ہے۔“ مجھے کامل یقین ہے کہ تو اُس میں کوئی ایسی آیت ضرور پائے گا جو تجھ سے خاص نسبت رکھتی ہے، شاید کسی اور سے بڑھ کر۔

کتاب مقدس میں کوئی نہ کوئی ایسی کتاب ضرور ہے جو خدا نے خاص تیرے واسطے تیار کی۔ اُس میں کوئی تیرے جو تیرے دل کے لیے نشانہ بنایا گیا؛ کوئی تیل و میسر ہے جو تیرے زخموں کو تسلی اور شفا دے۔ خواہ تیرا حال ہے فکری کا ہو یا “مایوسی کا، وہ کتاب تجھ سے یہی کہتی ہے، ”میرے پاس خدا کی طرف سے تیرے لئے پیغام ہے۔

کیا میں اُس بے جسی کو ملامت کروں جو کتاب مقدس سے غفلت برتنی ہے؟
کیا میں اُس بے وقاری کو جھڑکوں جو ناول یا کسی بے فائدہ رسالے کی طرف لپکتی ہے، بجائے اِس بارِ عظیم کتاب کے، جو خدا کی آواز کی مانند تجھ سے مخاطب ہے؟ شاید اِس کی چنداں حاجت نہیں۔ ہر شخص اپنے ضمیر میں یہ جانتا ہے کہ بادشاہ کے فرمان کو حقیر جاننا اور روزمرہ کی معمولی باتوں میں ایسے مصروف ہو جانا گویا کوئی شاہی حکم صادر نہ ہوا ہو۔ یہ گناہ کی انتہا ہے۔

ایس جب وہ آواز آسمان سے آنے والی ہو، تو گناہ کی شدت اور بھی بڑھ جاتی ہے
تیرے بند کتب مقدس تجھ پر عدالت میں گواہی دیں گے اور تجھے مجرم ٹھہرائیں گے۔
اگر تُو چلتی ریل گاڑی سے اترنے کی کوشش کرے، تو تجھ پر چالیس ٹیلنگ کا جرمانہ عائد ہو سکتا ہے۔
یہ عذر نہ لا کہ تُو قانون سے نا آشنا تھا، کیونکہ وہ فرمان اُسی دُپے میں چسپاں تھا جس میں تُو سوار تھا۔
زمانے کا فرشتہ بے شک تیری بائبل کی گرد آلود جلد پر اپنی انگلی سے تیرے فتویٰ کا نوشتہ لکھ سکتا ہے۔

ابوشیار ہو، آے وہ لوگو جو موسیٰ اور نبیوں کی نہیں سنتے
!اگر تم اُن کی نہیں سنو گے، تو اگر کوئی مردہ بھی جی اُٹھے اور تمہیں خطرہ یاد دلانے، تو بھی تم ایمان نہ لاؤ گے

اور بھی پیغام رساں تمہارے پاس آئے۔
کچھ تو تمہارے پاس زریں الفاظ میں جلوہ گر ہوئے اُن کی باتیں شہد کی مانند شیریں تھیں۔
میں انہیں ”رحمت کی مہربان تدبیر“ کہوں گا۔ تم چاہو تو اسے قسمت کی لہر کہہ لو۔

کیا تمہیں کاروبار میں کامیابی حاصل ہوئی؟
کیا تمہاری کشتی کو موافق ہوا نصیب ہوئی؟
کیا تمہارے خاندان میں رحمت کے آثار ظاہر ہوئے؟
کیا تمہیں اولاد بخشی گئی؟
کیا وہ اولاد بیماری کے بستر سے اُس وقت اُٹھی جب تمہارا دل فکر اور اندوہ سے بیمار تھا؟
کیا تیرے اپنے جسم کی صحت میں تُو نے خدا کی مخصوص نعمتوں کا تجربہ نہ کیا؟

مزید برآں، تمہیں خوشی اور جشن کے ایام عطا ہوئے۔
تمہارے دلوں نے عیدیں منائیں؛
،کی گلیاں روشن ہوئیں (Mansoul) من سول
،تمہارے گھروں کو رنگین پردوں سے آراستہ کیا گیا
اور تمہارے باطن کی راہوں پر پھول بچھائے گئے۔
،کیا اُن دنوں، جب یہ نعمتیں تمہارے دل کی گلیوں میں صف بستہ چلتی آئیں
تو انہوں نے نہ کہا، ”ہم خداوند کی طرف سے تیرے لیے پیغام لائی ہیں؟“

،آہ! اگر تُو فقط کان لگاتا
”تو یہ ہر ایک نعمتِ پدرانہ یہ کہتی، ”اے میرے بیٹے، اپنا دل مجھے دے دے۔
یقیناً، ایسی نعمتیں محبت کی رسیوں اور انسانی شفقت کے بندھنوں کی مانند تجھے کھینچ لانی چاہیے تھیں۔
کیا یہ مہربانی اور شفقت جو تجھے تدبیرِ الہی میں حاصل ہوئی، تجھے یہ نہ کہلوانی چاہیے تھی
میں ایسے خدا کو کیسے رنجیدہ کر سکتا ہوں؟ میں اُسے غضبناک کیسے کروں؟“

کیا وہ میرے ساتھ فیاضی سے پیش نہیں آیا؟
کیا اُس نے اپنے خزانے میرے قدموں میں نہیں نچھاور کیے؟
میں اُسے کیسے بھلا دوں؟
میں شکرگزاری کی قربانیوں سے اُس کے فضل کا جشن مناؤں گا؟
”میں اپنے نذرانے قربان گاہ کے سینگوں سے باندھوں گا۔

اور پیغام رساں بھی آئے جو سیاہ لباس میں ملبوس تھے؛
جن کے جامے پھٹے ہوئے تھے

جن کی کمر پر ٹاٹ بندھا ہوا تھا
 اور جن کے سروں پر راکھ تھی۔
 اُن کی آوازیں کرخت تھیں، مگر ان کے کلمات پُر جلال تھے۔
 اور اگرچہ وہ تجھے توبہ کی طرف نہ لا سکیں
 پھر بھی اُن کے انتباہ نے تیرے دل کی دھڑکن کو روک دیا
 تیرے خون کو سرد کر دیا
 اور تجھے ٹھہرنے اور سوچنے پر مجبور کر دیا۔

—یاد کر اُس بیماری کو
 —بخار، یا کپکپی، یا ہیضہ، یا گلو سوزی
 جس نے تیری طاقت کو گرا دیا
 تجھے تیرے روزمرہ کے کاموں سے روک دیا
 اور تیرے خلوت خانے میں تجھے مجبور کیا
 کہ ماضی پر نظر ڈالے اور آئندہ پر غور کرے۔
 کیا تُو وہ وقت بھول گیا جب زندگی ترازو میں جھول رہی تھی
 اور طبیب کو علم نہ تھا کہ پلڑا کس جانب جھکے گا؟
 وہ گھڑی، وہ خاموش گھڑی
 جب سب آپستہ قدموں سے کمرے میں چلتے تھے
 اور نرس ساری رات پلک نہ جھپکتی تھی؟
 جب صرف گھڑی کی ٹک ٹک اُس کمرے کی خاموشی کو توڑتی تھی؟

کیا تُو اُن بیماریوں کو نہیں یاد کرتا
 جنہوں نے تیرے اندرونی اعضا کو پکڑ لیا اور کہا
 ہم خُدا کی طرف سے تیرے لیے پیغام لائی ہیں؟“

اور تم میں سے بعض تو سمندر اور خشکی پر کئی خطرات سے بچائے گئے
 جہاز کے غرق ہونے سے
 اور آگ سے۔
 تم حادثات اور آفات میں سلامت رہے
 جہاں اوروں کی جانیں گئیں۔
 یہ سب عجیب، یہ سب بولناک واقعات
 اُس وقت تم سے راستبازی میں مخاطب ہوئے
 جب تم غفلت میں پڑے تھے۔
 اُن کے پاس خُدا کی طرف سے تمہارے لیے پیغام تھا۔

آہ! وہ بہرے کان جو نہیں سنتے
 جب خُدا ایسے جلالی لہجے میں کلام کرتا ہے
 اور اُس کلام کے ساتھ تم پر ضرب لگاتا ہے
 تاکہ تم سننے پر مجبور ہو جاؤ

ایک اور تاریک پیغام رساں تیرے پاس آیا—موت۔
 موت نے تجھے دوستوں اور رفیقوں سے محروم کیا۔
 وہ جن سے تیرا سب سے زیادہ میل جول تھا، ناگہاں بُلا لیے گئے۔
 کیا تُو کبھی اس خبر سے لرز نہ گیا کہ کوئی ہمسایہ یا شناسا
 جس سے تُو ایک دو روز پیشتر گفتگو کر رہا تھا، اب دنیا میں نہیں؟

مُردہ؟“ تُو نے کہا
 !وہ تو چند روز قبل ہی میری دُکان پر آیا تھا“
 مُردہ؟ وہ تو تندرست لگتا تھا، بدن میں طاقتور
 دُہن میں چُست
 منصوبوں اور ارادوں سے بھرا ہوا۔

میں تو کسی اور کے بارے میں پہلے سوچ لیتا
”اس کے مرنے کا تو خیال بھی نہ آیا تھا

کیا تُو وہ وقت نہیں یاد کرتا
جب تُو نے کسی قریبی عزیز کے لیے گھنٹی کی صدا سنی؟
جب تُو نے کھلی قبر پر کھڑے ہو کر
اُس پر خاک ڈالتے وقت یہ الفاظ سنے
خاک خاک میں، راکھ راکھ میں“؟
وہ ہر مٹی کا ذرہ گرجدار آواز میں یہ کہتا تھا
”میرے پاس خُدا کی طرف سے تیرے لیے پیغام ہے۔“

قبرستان کی سیر کر
—اور دیکھ کہ ہر قبر ہماری مشترکہ فنا کی گواہ ہے
لیکن کچھ قبریں تو خاص طور پر ہمیں یہ سکھاتی ہیں
کہ ہماری ناتوان زندگی کتنے کمزور دھاگے سے بندھی ہے۔
—ہر قبر، ہر کتبہ، ایک تنبیہ ہے
ایک پیغام ہے جو کانوں میں گونجتا ہے

—اپنی جوانی کے دوستوں کی فہرست کو پلٹ
اُن رفیقوں کو یاد کر جن کے ساتھ تُو جوانی میں ہنسا بولا۔
اور تُو جو اب سفید ریش ہو چکا
اپنے اُن پرانے شناسا لوگوں کے ناموں کو یاد کر
جو اب اِس سائے دار جہاں سے کوچ کر کے
خُدا کی عدالت میں جا پہنچے۔

اُن رُوحوں کو آنکھوں کے سامنے لا
جو تجھ سے رخصت ہو چکیں
اور دیکھ کہ وہ کس سنجیدہ جلوس میں تیرے سامنے سے گزرتی ہیں۔
اور ہر ایک کہتی ہے
اپنے رخصت ہونے کی حسرت بھری آواز میں
”میرے پاس خُدا کی طرف سے تیرے لیے پیغام ہے۔“

کیا اُن میں کوئی ایسا ہے، نوجوان
جسے تُو نے گناہ یا تمسخر کی راہ پر ڈالا؟
کیا اُن کھوئے ہوئے جانوں میں کوئی ایسی ہے
جسے گمراہ کرنے والا تُو ہی تھا؟

—اے وہ شخص، تُو جس نے کفر بکا
کیا کچھ ایسے ہیں جو اب اپنے ابدی انجام پر نادم ہیں
جنہیں تُو نے ہلاکت کی طرف دھکیلا؟

اے دھوکہ دینے والے
کیا کچھ ایسے ہیں جنہیں تُو نے بہکایا؟
جنہیں تُو نے دام میں پھنسایا
اور وہ تجھ سے پہلے تباہی کے جہنم میں جا پہنچے؟
اب وہ حسرت میں ہیں
اور اُس بھیانک لمحے کے منتظر ہیں
جب وہ تجھے انگارہ آنکھوں سے دیکھ کر لعنت کریں گے
اس لیے کہ تُو نے اُنہیں ابدی ہلاکت کی راہ دکھائی؟

—یہ سایہ وار رُوحیں—یہ سب سے لرزا دینے والی گواہیاں
—اُن کی انگشتِ آتشیں
تجھ پر لرزہ طاری کریں گی،
”اور کہیں گی،“ ہمارے پاس خُدا کی طرف سے تیرے لیے پیغام ہے۔

،اُن کی یاد تجھے جھنجھوڑے
،سوچنے پر مجبور کرے
اور تجھے تیرے گناہوں سے پھیر کر
!زندہ اور سچے خُدا کی طرف لے جائے

،اور اگرچہ ان پیغامات کو تُو نے اکثر نہ سُنا
—پھر بھی وہ خُداوند—جو کسی گناہگار کی موت کو پسند نہیں کرتا
نے تجھ تک اور بھی مؤثر پیغام رساں بھیجے ہیں۔

آہ! کتنی رحمت سے اُس نے اُن اشخاص کو چُنا
جو تیرے لیے پیغام لے کر آئے۔

،بعض ہم میں سے اولین پیغام رساں وہ شفیق ماں تھی
جس کی گود میں ہم نے بچپن گزارا۔
ہم ”ماں“ کا لفظ بغیر شکرگزاری کے ادا نہ کریں۔

کیا ہم بھول سکتے ہیں اُس کی اشکبار آنکھ
جب اُس نے ہمیں آنے والے غضب سے بچنے کی تاکید کی؟
—اُس کے لب ہمارے لیے فصیح و بلیغ تھے
،اور شاید دُنیا کے لیے نہ ہوں
مگر ہمارے لیے وہ بلاشبہ بلیغ تھے۔

کیا ہم بھلا سکتے ہیں
،جب اُس نے گھٹتے ٹیک کر
گردن میں بازو ڈال کر
:ہمارے لیے دُعا کی
”اے خُداوند، میرا بیٹا تیرے حضور جیتا رہے“

اور اُس کی وہ سنجیدہ، مگر محبت بھری جھڑکیاں
،جو اُس وقت اُنیں جب ہم گناہ کی طرف جھکنے لگے
وہ کبھی مٹ نہیں سکتیں۔

،اور اُس کی وہ مسکراہٹیں
،جب اُس نے ہمیں خُداوند اسرائیل کی طرف جھکتے دیکھا
وہ ہماری یاد سے کبھی معدوم نہ ہوں گی۔

ماں، اکثر خُدا کی طرف سے زبردست پیغام رساں ہوتی ہے۔
اور ہر ایماندار ماں کو یہ اپنے دل میں ضرور پوچھنا چاہیے
کہ آیا خُدا اسے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے لیے پیغام رساں بنانا چاہتا ہے۔

اور تُو نے اُس پیغام رساں کو بھی حقیر جانا؟
کیا تُو میں یہ جُرأت تھی کہ جب خُدا
،ایک ایسا پیغام رساں بھیجے جو تجھ سے بہت قریب، بہت عزیز ہو
جو تیرے دل کی اُس نرم رگ کو چھو سکتا ہو
—جو ماں کی محبت کو تقدیس کی نگاہ سے دیکھتی ہے
تو بھی تُو نے اُسے رد کر دیا؟

کیا یہ ممکن ہے؟
ہاں، ایسا ہی کچھ بعض تم میں سے ہوا ہے۔

پھر خُدا نے دیگر پیغام رساں بھی بھیجے۔
کیا وہ تیری بہن تھی؟
کیا اُس نے محض شرم کی وجہ سے زبانی نہ کہا
بلکہ ایک خط میں اپنا پیغام دیا؟

—یا شاید وہ کوئی دوست تھا
شاید وہ نوجوان، جسے تُو نے شدت پسند کہہ کر تمسخر اُڑایا۔
مگر تُو جانتا ہے کہ اُس کی باتوں نے
تجھے لمحاتی طور پر ضرور جھنجھوڑا تھا۔

—یا ممکن ہے،
ایک کتابچہ تھا
—یا کوئی کتاب
‘Rise and Progress’ جیسے ڈوٹرچ کی
‘Call to the Unconverted’ یا بیکسٹر کی
—‘Alarm to the Unconverted’ یا علین کی
جن کے توسط سے خُدا نے تجھ سے کلام کیا۔

پھر ایک اور وسیلہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خُداوند نے کسی انجیل کے منادی کے ذریعہ تجھ سے کلام کیا ہو۔
خُدا کے خادم ہزاروں غیر فانی جانوں کے لیے اُس کے پیغام رساں بنے ہیں۔
اس عبادت کے گھر میں، کئی بار ایسا ہوا ہے کہ کچھ سامعین اپنے نشستوں پر سنبھل کر بیٹھے نہیں رہ سکتے
،جب ہم سچائی کے دلائل سے اُن کے ضمیر پر زور دیتے ہیں
اور خُداوند قادر مطلق کی گرجدار بجلیوں سے اُن سُست روحوں کو جنبش دینا چاہتے ہیں۔

آہ! کتنے ہی مرد یہاں ایسے ہیں
،جنہیں بارہا ملامت کی گئی
—بارہا تنبیہ کی گئی
لیکن وہ اب بھی اپنے پرانے گناہوں میں ہی چلے جا رہے ہیں۔

!خبر دار ہو، ہوشیار ہو، اے لوگو
اگر تم خُدا کی بات کو رد کرتے ہو
،جب وہ اپنے بندوں کے وسیلہ سے بولتا ہے
،جب وہ تدبیر کے ذریعہ
—اور تمہارے دوستوں کے ذریعہ تم سے ہمکلام ہوتا ہے
،تو یاد رکھو، ایک دن وہ تم سے ایک ہڈیوں والے منادی کے ذریعہ کلام کرے گا
جو ایسا پیغام دے گا کہ تم سننے پر مجبور ہو جاؤ گے۔

کیا تم جانتے ہو کہ میری عبارت کس جگہ سے لی گئی ہے؟
”اُخود نے کہا، میرے پاس خُدا کی طرف سے تیرے لئے پیغام ہے۔“
اور وہ پیغام ایک خنجر تھا
—جو عجلوں کے دل میں پیوست ہوا
اور وہ ڈھیر ہو کر مر گیا۔

:اسی طرح موت تجھ سے اپنا پیغام کہے گی
”میرے پاس خُدا کی طرف سے تیرے لئے پیغام ہے۔“
،اور پیشتر اِس کے کہ تُو کوئی جواب دے سکے
:تُو پائے گا کہ وہ پیغام یہی تھا
،چونکہ میں، خُداوند، یہ کرنے کو ہوں

”اے اسرائیل، اپنے خُدا سے ملنے کے لئے تیار ہو جا
 خُداوند یوں فرماتا ہے
 اُسے کاٹ ڈال، وہ کیوں زمین کو بے فائدہ گھیرے ہوئے ہے؟“
 اپنے گھر کا انتظام کر
 ”کیونکہ تُو مرے گا، اور نہ جینے گا۔“

آہ! کاش تُو خُدا کے دیگر پیغام رسانوں کی سُنے
 پیشتر اِس کے کہ وہ آخری اور سب سے زور اور پیغام رساں آئے
 جس سے تُو رُوگردانی نہ کر سکے گا۔

پس میں نے تیرے حافظے کو تازہ کرنے کی کوشش کی
 تاکہ تجھے وہ سب تنبیہات یاد دلاؤں
 جو تُو پا چکا ہے۔
 اُن سب کا مقصد تیرے ضمیر کو بیدار کرنا تھا۔

مگر اب، دوسرے درجہ میں، ہم تجھے نصیحت کرتے ہیں کہ

II

خُدا کے فضل کی خوشخبری بذاتِ خود تیرے لیے خُدا کی طرف سے ایک پیغام ہے۔ :

—آہ! کیسی نہایت عجیب و غریب ہیں وہ وجوہات
 —کتنی حیرت انگیز وجوہات
 !جن کی بنا پر بہت سے لوگ ہمارے گرجا گھروں اور عبادت گاہوں میں آتے ہیں
 بعض لوگ فقط اس لیے آتے ہیں کہ سب آتے ہیں۔
 کچھ اس لیے کہ—شاید اس سے اُن کے کاروبار کو کچھ فائدہ ہو۔
 کچھ اُس وقت آتے ہیں جب اُن کے پاس نفیس لباس ہو
 جس میں وہ جلوہ گر ہو کر خود کو دکھا سکیں۔

اکثر مردوں اور عورتوں سے پوچھو کہ وہ کیوں آتے ہیں۔
 ،حتیٰ کہ نیکوکار بھی اگر صاف دلی سے جواب دیں
 ”تو کہیں گے، ”یہ ایک واجب بات ہے—یہ ہمارا فرض ہے۔
 لیکن کتنے کم ایسے ہیں
 ،جو اِس نیت سے آتے ہیں کہ خُدا اُن سے ہمکلام ہوگا
 اور جو کلام وہاں منادی کیا جائے گا
 !وہ اُن کی جانوں کے لیے خُدا کی طرف سے پیغام ہوگا

اور مجھے اندیشہ ہے
 کہ بعض خادم بھی اِس بات کو شاید ہی یقین سے سمجھتے ہوں
 کہ انجیل کو سامعین کے دلوں تک شخصی طور پر پہنچنا چاہیے۔
 وہ یوں کلام کرتے ہیں جیسے میں نے ایک واعظ کے بارے میں پڑھا
 جس نے کہا کہ جب وہ گناہگاروں سے خطاب کرتا
 تو وہ سامعین کی آنکھوں میں دیکھنا پسند نہ کرتا
 کہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ میں اُن سے شخصی طور پر مخاطب ہوں؛
 سو وہ اپنی نگاہیں چھت کے وینٹیلیٹر پر رکھتا
 تاکہ کوئی آنکھ اُس سے نہ ٹکرائے۔

!آہ! انسان کا خوف کتنے ہی خادموں کی ہلاکت کا باعث بنا ہے
 وہ کبھی یہ جرأت نہ کر سکے کہ لوگوں سے براہِ راست خطاب کریں۔
 ہم نے ایسے واعظ سُنے ہیں
 ،جو اِس یا اُس معزز طبقے کے سامنے بیان کیے گئے

لیکن لوگوں کے سامنے واعظ کہنا خُدا کا طریقہ نہیں۔
—ہمیں لوگوں پر وعظ کرنا ہے—براہِ راست اُن سے
تاکہ ثابت کریں کہ
،یہ محض ہوا میں تلوار لہرانا نہیں، جیسے کوئی بازیگر کھیل دکھا رہا ہو
،بلکہ یہ تلوار کو ضمیر میں پیوست کرنا ہے
دل کے اندر گہرائی تک اتارنا ہے۔

یہی ہے، مَیں سمجھتا ہوں، ہر خُدا کے خادم کی اصل خدمت۔

،کہا جاتا ہے کہ وائٹ فیلڈ جب منادی کرتا
،تو اگر تُو بھیڑ میں سب سے پچھلی صف میں بھی کھڑا ہوتا
،جہاں فقط اُس کی آواز کی بازگشت سنائی دیتی
تو بھی تُو یہ محسوس کرتا کہ وہ تجھ ہی سے مخاطب ہے۔

اور رولینڈ ہل کے بارے میں کہا گیا کہ
،اگر تُو سرے چپیل میں داخل ہو جاتا
تو تُو وہاں کسی گوشے میں چھپ نہ سکتا۔
،اگر تُو کسی پچھلی نشست پر بیٹھا ہوتا
،یا کھڑکی کے ساتھ دبا ہوا بھی ہوتا
تو بھی تُو یہی محسوس کرتا کہ
—مسٹر ہل تجھ ہی سے کلام کر رہا ہے
گویا وہاں اور کوئی موجود ہی نہیں۔

یقیناً یہی ہے وعظ کی کامل صورت
کیا یہ ہمارا ہدف نہیں ہونا چاہیے
کہ ہم لوگوں کو تلاش کریں
اور اُنہیں یہ محسوس کرائیں کہ
اس لمحہ حال میں وہ خود مخاطب ہیں؟
کہ اُن کی جان کے لیے خُدا کی طرف سے ایک پیغام موجود ہے؟

،اب، اے میرے دوست
انجیل ایک مخصوص پیغام ہے
جو براہِ راست تجھ سے کہہ رہا ہے۔
،مَیں جانتا ہوں، یہ تیرے پڑوسی سے بھی ہمکلام ہوتا ہے
—اور اُسے بتاتا ہے کہ وہ گرا ہوا ہے
،مگر وہ حصہ اُس کے لیے ہے
اور اُس کو ہی سوچنا ہے۔

تیرے لیے جو کلام ہے
،وہ تجھے مخصوص کرتا ہے
اور بتاتا ہے کہ تُو آدم میں تھا
جب وہ گناہ میں گرا۔
،تُو اُسی میں گرا
اور اس کے نتیجہ میں
تیری فطرت بگڑ چکی ہے؛
تُو گناہ میں پیدا ہوا
اور گناہ کرنے کا رجحان رکھتا ہے۔
تیرے فطری مزاج میں کوئی نیکی نہیں۔

،جو کچھ بھی تجھے اپنے لیے اچھا لگتا ہے
،یا اوروں کو بھلا معلوم ہوتا ہے

وہ بھی تیرے اندرونی فساد کی بدولت
اتنا آلودہ ہے کہ
وہ خُدا کی نظر میں مقبول نہیں ہو سکتا۔

جب ہم گناہگاروں کو منادی کرتے ہیں
تو ہرگز یہ نہ سمجھو کہ ہمارا مطلب فقط اُن گلیوں کے آوارہ و بدنام لوگ ہیں۔
’انجیل، جو گناہگار کو نجات دیتی ہے
تیرے لیے خُدا کی طرف سے ایک پیغام ہے۔
’اپنے گناہوں پر غور کر
اپنے دل کی شرارت کو یاد کر۔

میں نے ایک عورت کے بارے میں سنا
،جو بظاہر یہ تسلیم کرتی تھی کہ وہ گناہگار ہے
لیکن اُس کا خادم جانتا تھا کہ وہ دراصل اپنے الفاظ کا مطلب نہیں سمجھتی؛
چنانچہ اُس نے اُس کی جہالت کو ظاہر کیا۔

’اُس نے اُس سے کہا
اگر تُو گناہگار ہے، تو ضرور تُو نے خُدا کی شریعت کو توڑا ہے۔‘
’اُوہم دس احکام پڑھیں، اور دیکھیں کہ تُو نے کونسا توڑا۔
پس اُس نے شریعت کو کھولا، اور یوں پڑھنے لگا
’تُو میرے حضور کوئی دوسرا معبود نہ رکھ۔‘
’پوچھا، ’’کیا تُو نے کبھی یہ حکم توڑا؟‘
’کہنے لگی، ’’اوہ نہیں، کم از کم مجھے تو یاد نہیں۔‘

پھر اُس نے پڑھا:
’تُو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا۔‘
’پوچھا، ’’کیا تُو نے یہ توڑا؟‘
’جواب دیا، ’’کبھی نہیں، جناب۔‘

’تُو خُداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔‘
’کہنے لگی، ’’اوہ ہرگز نہیں
،میں تو ہمیشہ اس بارے میں بہت محتاط رہی ہوں
’مجھے یاد نہیں کہ کبھی اس میں خطا کی ہو۔‘

’سب کے دن کو یاد رکھ۔‘
’کہ اُسے پاک مانے۔‘
—کہنے لگی، ’’اوہ! میں کبھی اتوار کو کوئی کام نہیں کرتی
’سب جانتے ہیں کہ میں اس معاملہ میں کتنی سخت ہوں۔‘

’اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کر۔‘
’جواب دیا، ’’ہاں
،میں اس معاملہ میں کامل رہی ہوں
’آپ میرے رشتہ داروں سے پوچھ سکتے ہیں۔‘

’تُو خون نہ کرنا۔‘
’کہنے لگی، ’’کسی کو مار ڈالنا؟‘
’’میں تو حیران ہوں کہ آپ نے مجھ سے یہ سوال کیسے کیا

—’اور ’’تُو زنا نہ کرنا
اسے تو سوال کے بغیر ہی چھوڑ دیا گیا۔

”تُو جھوٹی گواہی نہ دینا۔“
،اگرچہ وہ بہت باتونی تھی
پھر بھی اُس نے دعویٰ کیا
کہ اُس نے کبھی کسی کی بدگوئی نہ کی۔

”اور ”تُو لالچ نہ کرنا۔
کہنے لگی، ”ہاں، شاید میں نے کبھی کبھار یہ چاہا
،کہ میرے پاس کچھ زیادہ ہوتا
—لیکن میں نے کبھی کسی اور کی چیز کی خواہش نہیں کی
”بس چاہا کہ میرے اپنے پاس کچھ زیادہ ہو۔

چنانچہ آخرکار
،جیسا کہ خادم کو گمان تھا
یہ بات ظاہر ہوئی
کہ اُس عورت کی اپنی نظر میں
وہ سرے سے گناہگار تھی ہی نہیں۔

عجیب ہے کہ
،لوگ عمومی اقرار گناہ تو کر لیتے ہیں
مگر ہر ایک خاص گناہ سے خود کو بری ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
،چاہے کیسا ہی الزام ہو
”وہ کہتے ہیں، ”میں بے قصور ہوں۔

مگر انجیل کی وہ عدالت
جو ہر اُس پر صادر ہوتی ہے
،جس نے خُدا کی شریعت کو توڑا
یہ تیرے لیے خُدا کی طرف سے پیغام ہے۔

!آہ
میں چاہتا ہوں
کہ تم میں سے جو مسیح کے پاس نہ بھاگے ہو
،وہ شریعت کی بیبت کو محسوس کرو
،اُس کی سخت تعلیمات
،اُس کے خوفناک نتائج
اُس کی آسمانی تقدیس۔

،باد رکھو
یہ خُدا کی طرف سے تمہارے لیے پیغام ہے۔

رہائی کی کوئی راہ کہاں ہے
اُس انصاف سے
،جو وہ تجھ پر نازل کرے گا
اُس فیصلہ سے
جو وہ صادر کرے گا؟

میں اُن روحوں کی فریاد سنتا ہوں
—جو اُمید کے بغیر کھو گئیں
اُس کیڑہ کو دیکھ
،جو کبھی مرتا نہیں
اور اُس ضمیر کی اذیت
،جو کبھی پُر سکون نہیں ہوتی

،جبکہ ماضی کے مواقع اُنہیں سناتے ہیں
اور خُدا کا غضب اُس پچھتاوے کی آگ کو بھڑکاتا ہے
جو کبھی بجھنے والی نہیں۔

اُس بولناک منظر کی بابت
،میں تجھ سے طویل کلام کر سکتا ہوں
مگر نہ کروں گا۔

،اے میرے عزیز سامعین
میں چاہتا ہوں
—کہ تم یاد رکھو
یہ پیغام خُدا کی طرف سے تمہارے لیے ہے۔

،جس طرح تم زندہ ہو
،اگر تم توبہ نہ کرو
تو ابدی آگ تمہارا حصہ بنے گی۔

،اگر تم بے ایمانی میں قائم رہے
تو تمہیں پاتال میں بستر بنانا ہو گا۔

—میں تم سے التجا کرتا ہوں
ذرا اپنے پڑوسی کو بھول جاؤ۔
اُس شخص کی نہ سوچو
جو تمہارے پہلو میں بیٹھا ہے۔

،یہ پیغام تیرے لیے ہے
—تیرے اپنے لیے
خُدا کے قہر کی گرج
:تجھ پر نازل کی گئی ہے
،اگر تم توبہ نہ کرو گے
”تو تم سب ہلاک ہو جاؤ گے۔“

،اگر تُو اپنی راہوں کی گمراہی سے نہ پھرے گا
تو خُدا اپنے راستباز غضب سے نہ پھرے گا۔

،تیری ہلاکت سوتی نہیں
اگرچہ تُو خود غفلت میں سویا ہوا ہو۔
—اُس کا غضب جنپیر کی کونلوں کی مانند جلے گا
ہمیشہ
ہمیشہ
وہ تجھ پر ٹھہرا رہے گا۔

لیکن انجیل ایک کفارہ دینے والے کی خبر دیتی ہے۔
وہ تجھے اطلاع دیتی ہے کہ
یسوع آیا
اور گناہگار کی جگہ دکھ سہا۔

یہ کہتا ہے
کہ اُس نے اُن کے لیے جان دی
جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔
یہ تجھے یقین دلاتا ہے

کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے
وہ ہلاک نہ ہو گا
بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔

کیا تجھے اس بات کی کچھ فکر ہے
کہ یہ خوشخبری تیرے لیے خدا کا پیغام ہو؟

اگر یسوع تیرے لیے نہ مرا ہو
تو اُس کا مرنا تیرے لیے بے فائدہ ہو گا۔

اگر اُس نے تیرے گناہ اپنے اوپر لیے
اور تیرے دکھوں کو اٹھایا
—تو یہ مبارک ہے
لیکن اگر وہ ساری دنیا کے لیے مرا ہو
مگر تجھ کو چھوڑ دیا ہو
تو تو اُس استثناء کے باعث
ہلاک ہو جائے گا۔

ہم جانتے ہیں کہ اُس نے ایمانداروں کے لیے جان دی۔
"جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"
پس اصل سوال یہ ہے:

کیا میں یسوع پر ایمان لایا ہوں؟
کیا میں نے بے ریا دلی سے اُس پر توکل کیا ہے؟
کیا میں اس وقت اُس کے کامل کام پر بھروسا رکھتا ہوں؟
جب میرے لیے اور کوئی جائے پناہ نہیں
تو کیا میں یسوع پر بھروسا کرتا ہوں، خواہ ڈوبوں یا بجوں؟
کیا میں اپنے آپ کو اُس موج کے سپرد کرتا ہوں
اُس کی راستبازی پر تکیہ کرتے ہوئے
"یہ امید رکھتا ہوں کہ یہی مجھے اُس کے جلال کی بندرگاہ تک بخیریت پہنچائے گی؟"

اگر ایسا ہے،
تو یہ ثبوت ہے کہ وہ میرے لیے مرا۔
میں مجرم نہیں ٹھہرتا
اُس نے میرے قرض ادا کیے۔
میں شریعت کے الزام سے بری ہوں
کیونکہ اُس نے میرے عوض سزا اٹھائی۔
میں اُس کی شفاعت کے وسیلہ سے بری قرار پایا۔
پس، جب کہ میں فیض سے راستباز ٹھہرا
تو خوشی سے اپنی راہ پر جا سکتا ہوں۔

لیکن اگر انجیل
میرے لیے خدا کا پیغام نہ بنے
تو اُس کے کیا فائدے ہیں؟

اُہ! کیسی بے مثال خوشی ہے
اے عزیزو،
اُن کی جو خدا کے وعدے کو اپنے لیے محبت کا پیغام مانتے ہیں
میں نے صدہا بار انجیل کی منادی سنی۔
میں نے معافی کی خبر سنی—پورے اور مفت فضل کی۔
میں نے اُس کامل راستبازی کے بارے میں سنا
جو گناہگار کو سر سے پاؤں تک ڈھانپ لیتی ہے۔

میں نے شریعتِ خدا کے فدیہ سے مکمل رہائی کی خبر سنی۔
 میں نے فرزندِ
 مسیح کے ساتھ رفاقت
 اور اُس تقدیس کی بابت سنا
 جو رُوح القدس عطا کرتا ہے۔
 لیکن جب مجھے اُن میں کوئی حصہ نہ تھا
 تو یہ سب برکات میرے لیے کیا تھیں؟

یہ ایسا تھا گویا کوئی
 کسی جاگیر کے انتقال ملکیت کا قانونی کاغذ اٹھائے
 اور کسی محفل میں اُسے دلچسپی کے لیے پڑھنے لگے۔
 اور کچھ نہیں تو وہ ایک خشک اور بے لطف مطالعہ بن جاتا ہے۔
 الفاظ کی بھرمار
 قانونی اصطلاحات کی تکرار
 یہ سب سن کر آدمی اکتا جاتا ہے۔

لیکن،
 اے میرے دوست
 اگر وہ قانونی دستاویز
 اُس جاگیر سے متعلق ہو
 جو تیرے نام پر منتقل کی گئی ہو
 تو پھر وہی الفاظ تجھے خوشی دیتے ہیں۔
 اُن کی تکرار تیرے دعویٰ کو پختہ کرتی ہے۔
 تُو چاہتا ہے کہ ہر شق صاف اور قانونی طور پر تحریر ہو۔
 تیری نگاہ اُس کونے میں بنے چھوٹے سے نقشے پر ٹکتی ہے۔
 تُو مہروں پر غور کرتا ہے
 اور دستخط تجھے خاص عزیز ہوتے ہیں۔
 وہ باتیں
 جو عام حالات میں غیر دلچسپ معلوم ہوتیں
 اب تیری میراث کی روشنی میں نہایت قیمتی بن جاتی ہیں۔

یہی حال خدا کے کلام کا ہے۔
 جب ہم کتاب کو پڑھتے ہیں
 اور جانتے ہیں کہ یہ برکات ہمیں عطا ہوئی ہیں
 تو ہماری خوشی لبریز ہو جاتی ہے۔
 یہ پیغام ہمیں بھیجا گیا ہے۔
 یہ پیغام ہم نے قبول کیا ہے۔
 جو مکمل نجات یہ ظاہر کرتا ہے
 وہ ہماری ہے۔
 ہم یسوع کے خون کے سبب سے
 ہر آفت سے بالکل بچا لیے گئے ہیں۔
 ہم گناہ سے چھٹکارا پا چکے ہیں۔
 ہم ایسی راستبازی سے ملبّس کیے گئے ہیں
 جو ہماری اپنی کوشش سے حاصل نہیں ہوئی
 بلکہ اُس کی طرف سے منسوب ہوئی ہے۔
 یوں ہم آراستہ کیے گئے ہیں

مسیح کی پوشاک میں ملبوس
 "پاک جیسے وہ قدوس۔"

کیسی بے بیان خوشی سے
ایہ خُدا کا پیغام ہماری روح کو شاد کرتا ہے

یقین رکھو،
اے میرے دوستو،
چاہے ہمارا حال کچھ بھی ہو
انجیل کی منادی
ہماری جانوں کے لیے خُدا کا پیغام ہے۔

ریاکار شخص
فضل کے وسائل پر دیر تک قائم نہیں رہ سکتا
بغیر اس کے کہ یہ تعلیمات اُس کے دل میں چبھ جائیں۔
یہ اُس کے خیالات کو چیر ڈالتی ہیں۔
یہ اُس کے سامنے چراغ رکھتی ہیں
اور اگر وہ دیکھنے کو تیار ہو
تو یہ اُسے اُس کی تباہ حال حالت دکھاتی ہیں۔

رسم پرست لوگ،
جو رسومات میں لذت پاتے ہیں
اگر خُدا کے پاکیزہ آنگنوں میں دیر تک بیٹھیں
جہاں اُس کے سچے خادم اُس کا نام ظاہر کرتے ہیں
تو وہ بھی پہچان لیں گے
کہ یہ پیغام خُدا کی طرف سے اُن کے لیے ہے۔

سب سے لاپرواہ نفس بھی
کلام میں ایسا آئینہ پائے گا
جس میں وہ اپنی ہی صورت دیکھ سکتا ہے۔

ہماری طرف سے کئی طرح کے خطوط جیسے پیغامات آچکے ہیں
لیکن وفاداری سے منادی کی گئی انجیل
ایک ذاتی اور مخصوص مکاشفہ ہے۔

ایک مرتبہ ایک پادری نے
اپنے بزرگ کو سالانہ جلسہ میں شرکت کے لیے بھیجا۔
خطاب کا موضوع ”دیوتریفس“ تھا
جو بڑائی چاہتا تھا۔
اُس بزرگ کی صفات خوب بیان ہوئیں
لیکن اُس نے واعظ سے اتفاق نہ کیا۔
وہ خود دیوتریفس تھا
—لیکن اپنی تصویر نہ پہچانی
یا شاید بے پروائی سے
اپنے دوست سے پوچھا:
”کیا تمہیں لگتا ہے“
کہ واعظ میں بیان کیے گئے اشخاص آج بھی موجود ہیں؟
”مجھے سمجھ نہیں آتی کہ واعظ کس کے لیے تھا؟“

اُس کے دوست نے کہا
”میں سمجھتا ہوں“
”وہ شاید تمہارے اور میرے لیے تھا۔“

اس سے بہتر جواب کیا ہو سکتا تھا؟
مجھے پسند ہے
کہ ہر سننے والا
یہ پیغام اپنے لیے سمجھے۔

لیکن بی بی جونز اکثر یہ سوچتی ہے
کہ وعظ کے ایک حصہ میں بی بی براؤن کو ضرور کچھ عجیب سا محسوس ہوا ہوگا۔
اور بی بی براؤن کو یہ گمان ہوتا ہے
کہ اگر بی بی اسمتھ نے ذرا اپنے دل میں جھانکا ہوتا
تو اُس پر واضح ہو جاتا
کہ جو کچھ کہا گیا وہ اُسی کے لیے کہا گیا۔
حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے
کہ وہ بات تینوں پر یکساں چسپاں ہوتی ہے
اور اُس میں ہر ایک کے لیے
ایک خاص پیغام موجود ہوتا ہے
جیسے کہ سب کے لیے ایک عمومی پیغام بھی۔

پس اے میرے عزیزو
اپنے آپ کا خیال رکھو۔
اُس نوجوان کی مانند ہو جاؤ
جس سے جب پوچھا گیا
کہ وہ اتنی لگن سے وعظ کیوں سنتا ہے
تو اُس نے جواب دیا
کیونکہ مجھے اُمید ہے
کہ ایک دن یہ سچائی جو میں سنتا ہوں
"میری اپنی نجات کا وسیلہ بنے گی۔"

اے بھائیو
اگر تم پیاسے ہوتے
تو تم نہ اُس چشمہ کی روانی کو دیکھتے
جو دریا کی طرف بہہ رہا ہے
اور نہ دریا کی وسعت کو سوچتے
جو سمندر کی جانب بڑھتا ہے؛
تمہاری نگاہ اُن سبزہ زاروں پر نہ ہوتی
جو اُس پانی سے سرسبز ہیں
نہ اُن چکیوں پر جو وہ چلاتا ہے
نہ اُن شہروں پر
جو اُس کے بہاؤ سے تجارت کرتے ہیں۔
نہیں
تم جھک کر پانی پیتے
اور بعد میں اُس کی عظمت و افادیت پر غور کرتے۔

جب گلیوں میں "روٹی! روٹی!" کی فریاد بلند ہو
تو لوگوں کو یہ بتانا ہے فائدہ ہے
کہ بالٹک میں گیہوں کا بڑا ذخیرہ ہے
یا امریکہ میں فصل شاندار ہوئی ہے۔
ہر شخص کو اپنے ہاتھ میں روٹی چاہیے
اور اپنے منہ میں نوالہ۔

یہ بات کتنی حیرت انگیز ہے
کہ جب معاملہ مال و زر کا ہو

تو لوگ کس قدر شخصی سوچ اختیار کرتے ہیں۔
 میں نے کبھی کسی مفلس کو اس خبر سے خوش ہوتے نہ دیکھا
 کہ بینک میں لاکھوں پونڈ کے سکے موجود ہیں۔
 اُس کی جیب میں تھوڑی سی نقدی
 اُسے اُن سب خزانوں سے بڑھ کر خوش کرتی ہے
 جو اصل سرچشمہ پر جمع ہیں۔

تو پھر
 دین کے معاملہ میں لوگ شخصی کیوں نہیں ہوتے؟
 وہ ہر شخص اپنی روح کے لیے
 اُس خزانہ ابدی میں حصہ کیوں نہیں چاہتا
 جو اُن کے سامنے منادی ہوتا ہے؟
 ،جب انجیل سنائی جاتی ہے
 تو وہ ہر موقع سے فائدہ اٹھا کر
 اُسے اپنی نجات کا ذریعہ کیوں نہیں بناتے؟
 ،جب خوشخبری کا اعلان ہوتا ہے
 ،تو وہ کیوں نہیں کہتے
 ،اے خداوند”
 کیا یہ پیغام میرے لیے ہے؟
 “کیا تُو مجھ سے مخاطب ہے؟

،اب، آخر میں
 میرا آخری نکتہ یہ ہے

III

،اگر واقعی خُدا کی طرف سے ہمارے لیے ایسا کوئی پیغام موجود ہے
 تو ہمیں اُس سے کیسا برتاؤ کرنا چاہیے؟

واعظ کو چاہیے کہ اس سوال پر غور کرے۔
 اُسے لازم ہے کہ خُدا کا پیغام نہایت جوش و خروش سے پہنچائے۔
 ،یہ پیغام سنگ مرمر جیسے بے حس پوٹھوں سے ادا نہ ہو
 نہ سرد زبان سے ٹپکے۔
 بلکہ محبت سے بھرپور انداز میں سنایا جائے۔
 خُدا کا پیغام سخت دلی سے ظاہر نہ کیا جائے۔
 ،انسانی جذبات کی آگ کو ہوا نہ دی جائے
 بلکہ خُدا کی مانند محبت کی الہی لو
 ہماری جانوں میں فروزاں ہو۔

یہ پیغام دلیری سے سنایا جائے۔
 خُدا کے خادم کو زیب نہیں دیتا
 کہ وہ خوشخبری کی چٹانوں کو ہموار کرے
 یا اُس کے گوشوں کو گھیس دے۔
 ،وہ بڑھ کی مانند نرم ہو
 پر شیر کی مانند دلیر بھی ہو۔
 ،اگر وہ کوئی ایک لفظ بھی روک لے
 تو اپنی جان کی قیمت پر روکے۔
 اگر وہ کسی کی دل آزاری کے خوف سے
 ،پیغام کا کوئی جزو بیان کرنے سے باز رہے
 تو ممکن ہے کہ اُس کے سر پر
 اُس خونی الزام کی سزا آئے

جس سے وہ راہ فرار نہ پائے
اور وہ ابد تک یہ نوحہ کرے
کہ اُس کے پاس خُدا کا پیغام تھا
لیکن اُس نے اُسے نہ سنایا۔

میں خود اپنے دل میں مطمئن ہوتا ہوں
اگر میں وہی حق سناؤں
جسے میں خُدا کا کلام سمجھتا ہوں۔
اگر کوئی آقا اپنے خادم کو دروازہ پر بھیجے
،اور اُسے ایک پیغام دے
،تو اگر دروازے پر موجود شخص ناراض ہو
،تو خادم کہے گا
،مجھ سے ناراض ہونے کا فائدہ نہیں"
،میرے آقا سے ناراض ہو
کیونکہ میں نے پیغام اُسی طرح پہنچایا
"جیسے مجھے دیا گیا۔

،اور اگر وہ خادم سے خفا بھی ہو
،تو خادم کہے گا
میں تو چاہوں گا"
کہ اجنبی مجھ سے ناراض ہو
،لیکن میرا آقا مجھ سے ناراض نہ ہو
،کیونکہ میں اُسی کا خادم ہوں
"اور اُسی کے حضور کھڑا یا گرا رہتا ہوں۔

خُدا کا خادم اگر ایمان داری سے پیغام دے
،تو کہہ سکتا ہے
میں نے وہی سنایا"
جو میرے مالک نے فرمایا۔
،اگر تم مجھ سے ناراض ہو
،تو یاد رکھو
،تم میرے مالک سے ناراض ہو
کیونکہ پیغام اُسی کا تھا؛
تمہارے لیے بہتر ہے
کہ مجھ سے ناراض ہو جاؤ
بجائے اس کے
"کہ میرا مالک مجھ سے ناراض ہو۔

،بیکسٹر نے کہا
میں نے کبھی افسوس نہ کیا"
،کہ میں نے دلکش اور پرشکوہ الفاظ استعمال نہ کیے
لیکن میں نے اکثر افسوس کیا
"کہ میں کافی جوش سے کلام نہ کر سکا۔
پس ہم سب کو چاہیے
کہ اپنی سردمہری کے سبب
خُدا کے حضور توبہ کریں۔

اور ہمیں چاہیے
،کہ ہم خُدا کے کلام کو فریب کے ساتھ نہ سنبھالیں
بلکہ دلیری سے وہ پیغام سنائیں
،جو خُدا نے ہمیں دیا ہے

یہ جانتے ہوئے
کہ ہمیں صرف اُسی کو حساب دینا ہے۔

آسمان کے نیچے کوئی شخص
ایسا نہ ہو
جسے خُدا کا خادم
اتنا بے خوف ہو کر مخاطب نہ کر سکے۔
،اُس کے لیے شہزادہ ہو یا غریب
—امیر ہو یا فقیر
سب برابر ہیں۔
،بادشاہ اُس کے لیے بے تاج ہیں
ملکائیں بے تخت۔
،وہ انسانوں سے انسانوں کو خطاب کرتا ہے
تمام دنیا میں جا کر
،ہر مخلوق کو خوشخبری سناتا ہے
کیونکہ وہ خُدا کا سفیر ہے
،اور اُسے اپنے خُدا کی طرف سے جو الہام ملے
اُسی کے مطابق بولنا چاہیے۔

،لیکن اگر یہ خُدا کا پیغام ہے
تو فقط واعظ ہی نہیں سوچے
،کہ اُسے کیسے قبول کرے
بلکہ تمہیں بھی سوچنا ہے
کہ تم کیسے اُس کا سامنا کرو گے۔

،اے غیر تائب انسانو
:میں تم سے سوال کرتا ہوں
تم خُدا کے اِس پیغام کا کیا کرو گے؟

،اگرچہ ہزار گنا برا ہو
یہ تو ہرگز نہ کرو
،کہ کہو
،ابھی چلا جا"
جب مجھے وقت ملے گا
"تو تجھے بلاؤں گا۔
!ایسا مت کہنا

،بہتر ہے کہ تم صاف صاف کہو
میں اِس پیغام کو حقیر جانتا ہوں"
—"اور اُس پر عمل نہیں کروں گا
بنسبت اِس کے
کہ تم تاخیر کرو۔
کیونکہ تاخیر کرنے والے
سب سے سخت دل ہوتے ہیں۔

،وعدے اُن کے دلوں کو تسلی دیتے ہیں
،لیکن اگر وہ صاف کہہ دیں
"میں نہ مانتوں گا"
تو شاید اُن کی غیرت جاگے
اور وہ راہِ حق پر آجائیں۔

پس یا تو ہاں کہو یا نہیں۔

اگر فرض کرو
کہ تمہیں گھر جاتے ہوئے
—کوئی فرشتہ مل جائے
—اگرچہ ایسا نہ ہوگا
،اور وہ تمہیں روک کر کہے
،اے انسان"
ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا
جب تک مجھے جواب نہ دے۔
خُدا تجھے حکم دیتا ہے
،کہ یسوع مسیح پر ایمان لا
اپنی جان اُس کے سپرد کر۔
"کیا تُو مانے گا یا نہیں؟

فرض کرو
تم اُسی حالت میں ہو
،جس میں بادشاہ انطاکیوس تھا
،جب رومی سفیر نے اُس سے کہا
"صلح ہو یا جنگ؟"
"اُس نے کہا، "مجھے سوچنے دو۔
سفیر نے اپنی تلوار سے خاک پر دائرہ کھینچا
،اور کہا
جواب دے"
،اس دائرے سے باہر نکلنے سے پہلے
ورنہ اگر نکل گیا
"!تو جنگ ہے

میں سمجھتا ہوں
کہ زندگی میں کبھی وہ وقت آتا ہے
جب انسان کو لازماً جواب دینا ہوتا ہے۔
،اور اگر وہ کہے
"،میں جواب نہ دوں گا"
،تو اگر وہ اُس مقرر گھڑی سے آگے رُکا
تو وہ خُدا کے ساتھ
—ہمیشہ کی جنگ میں داخل ہو چکا ہے
اور وہ تلوار کبھی نیام میں واپس نہ جائے گی۔
کیونکہ اُس نے خُدا کے احکام کو رد کر کے
اعلان بغاوت کر دیا ہے۔

خُداوند نے اُس کے خلاف
—ابدی جنگ کا اعلان کر دیا ہے
صلح کبھی نہ ہوگی۔

،پس قبل اِس کے کہ تُو آگے بڑھے
:فیصلہ کر
،کیا تُو کہے گا
میں اپنے گناہوں سے محبت رکھتا ہوں؟"
دنیا سے محبت رکھتا ہوں؟
اِس کی لذتوں سے محبت رکھتا ہوں؟

اپنی راستبازی سے خوش ہوں؛
میں مسیح پر ایمان نہیں لاؤں گا؟
اگر ہاں
—تو یہ تیری بدطینتی کا ثبوت ہے
اس کے انجام پر غور کر
اور کانپ

لیکن اگر تُو دل کی گہرائی سے کہے
،اے خُدا"
،مجھ گناہگار پر رحم فرما
"میں نجات چاہتا ہوں
تو مسیح پر ایمان لا
اور تُو ابھی نجات پائے گا۔

ابھی اُس پر ایمان لا
ابھی معاف ہو جا۔

،اے نجات دہندہ
اپنے فضل سے
ہمیں نجات دے
تاکہ ہماری خدمت پر مہر ثبت ہو
اور ہمیشہ کی تمجید
تیرے ہی نام کو ہو۔
آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرجن
زبور 119: 119 تا 126

:آیات 119-121

تُو زمین کے تمام شہریوں کو میل کی مانند فنا کر دیتا ہے؛
اس لئے میں تیری شہادتوں سے محبت رکھتا ہوں۔
،میرا گوشت تیرے خوف سے کانپتا ہے
اور میں تیرے فیصلوں سے ہراساں ہوں۔
میں نے عدل اور راستی کی راہ چلائی ہے؛
مجھے میرے ظالموں کے حوالے نہ کر۔

،مشرقی بادشاہ اکثر بہ دعویٰ نہیں کر سکتے
لیکن داؤد ایک عادل بادشاہ رہا تھا۔
یہی اُس کی تسلی کا باعث بنا
جب وہ خود ناحق ظلم میں مبتلا ہوا۔
میں نے عدل اور انصاف کیا ہے؛"
"مجھے میرے ظالموں کے سپرد نہ کر۔

:یہی مفہوم اُس دُعا کا بھی ہے
،جیسے ہم اپنے قرض داروں کو معاف کرتے ہیں"
"تو بھی ہمارے قرض معاف کر۔

خُدا اکثر انسانوں کے ساتھ
اُسی طرح پیش آتا ہے
:جیسے وہ اوروں سے پیش آتے ہیں
،جو کج روی سے پیش آتا ہے"

"خُدا بھی اُس سے کچ روئی سے پیش آتا ہے۔
مبارک ہیں وہ جو رحم کرتے ہیں"
"کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔"

خُدا کرے
کہ ہماری چال ایسی ہو
کہ ہم اگرچہ اپنے اعمال پر فخر نہ کریں
پھر بھی اُن کا ذکر دعا میں
دلیری سے کر سکیں۔

122

اپنے بندہ کے لئے بھلائی کی ضامن ہو جا؛
تاکہ مغرور مجھے ظلم نہ کرے۔
میرے علم کے مطابق، یہ واحد آیت ہے
جس میں نہ شریعت کا ذکر ہے اور نہ خدا کے کلام کا۔
—مگر یہاں "ضامن" کا ذکر ہے
اور یہ تو اُس سے بھی بہتر ہے۔
اگر شریعت ہماری مدد کو نہ پہنچے
تو ضامن ہماری پناہ بن جاتا ہے۔
کس قدر تسلی بخش بات ہے
!کہ خدا اپنے لوگوں کا ضامن ہے
جب کوئی مقدمہ اُن کے خلاف اٹھے
اور ظالم اُن پر بھاری ہو
تب وہ خدا کے حضور جا سکتے ہیں
کہ وہ اُن کے لئے بھلائی کا ضامن ہو۔
اپنے بندہ کے لئے بھلائی کی ضامن ہو جا؛"
"مغرور مجھے ظلم نہ کرے۔
—میرا آقا اپنے خادموں کا ضامن ہے
اور اُس کا خادم یقین میں قائم ہے۔"

123

میری آنکھیں تیری نجات کے لئے تھک گئی ہیں۔
اور تیری صداقت کے کلام کے لئے بھی۔
میں نے اتنی دیر تک تکتا رہا
کہ گویا میری آنکھیں ہی جاتی رہیں۔
،انتظار سے، نگہبانی سے
—اور رونے سے میں تھک چکا ہوں
"میری آنکھیں تیری نجات کے لئے تھک گئیں۔"
کچھ لوگ تو اُس کی راہ بھی نہیں تکتے
مگر یہاں ایک ایسا شخص ہے
جو اُس وقت تک تکتا رہا
جب تک اُس کی آنکھوں میں تاب نہ رہی۔

124

اپنے بندہ سے اپنی رحمت کے موافق سلوک کر۔
اور مجھے اپنے آئین سکھا۔
—وہ صادق ہے
وہ گواہی دے سکتا ہے

کہ اُس نے راستی کی راہ اختیار کی
لیکن وہ یہ نہیں مانگتا
کہ اُس کے ساتھ عدل کے مطابق پیش آیا جائے؛
بلکہ یہ دُعا کرتا ہے
— "اپنی رحمت کے موافق میرے ساتھ سلوک کر"
اور ہم میں سے کوئی بھی
اس دُعا سے اُگے نہ جائے۔
اگر تو بہت تقدیس پا چکا ہے
اور خُدا کے قریب چلتا رہا ہے
— تو بھی میں تجھے یہی دُعا کرنے کا مشورہ دوں گا
"اپنی رحمت کے موافق میرے ساتھ سلوک کر۔"

— عجیب ہے اگلا جملہ
"اور مجھے اپنے اُنیں سکھا۔"
یہ بڑی رحمت ہے
کہ ہمیں خُدا کی راہیں سکھانی جائیں
، اُس کے احکام کو سمجھنا
، اور اُنہیں عملی زندگی میں برتنا
بہت بڑا فضل ہے۔
پاک بننا ایک عظیم مرتبہ ہے
ایک اعلیٰ امتیاز ہے۔
جب تُو خُدا سے بڑے انعامات مانگے
تو بڑی تقدیس مانگ۔

125

میں تیرا بندہ ہوں۔
وہ پہلے بھی کئی بار
اپنے آپ کو "بندہ" کہہ چکا ہے۔
اور اس عظیم الشان پیراگراف میں
یہ تیسری مرتبہ ہے۔
اُسے اس پر خوشی ہے
کہ وہ خُدا کا بندہ کہلائے۔
وہ اپنے بادشاہ ہونے کا بہت ذکر نہیں کرتا
— لیکن بندہ ہونے کا فخر ضرور کرتا ہے
"میں تیرا بندہ ہوں۔"

125

مجھے فہم بخش۔
تاکہ میں تیری شہادتوں کو جان سکوں۔
عام طور پر استاد تعلیم دیتا ہے
اور طالب علم کو خود سمجھنا پڑتا ہے۔
— مگر یہاں ایک دُعا ہے
"مجھے فہم عطا فرما۔"
پچھلی آیت میں اُس نے سیکھنے کی دُعا کی
اب فہم کی طلب کرتا ہے۔
اکیسا خُدا ہے ہمارا
جب وہ سکھاتا ہے
، تو وہ صرف معلومات نہیں دیتا

بلکہ اُس کی سمجھ بھی عطا کرتا ہے
جس سے اُن کا مفہوم کھلتا ہے۔

126

اے خُداوند، اب تیرے کام کرنے کا وقت ہے ۔
کیونکہ اُنہوں نے تیری شریعت کو باطل کر دیا ہے۔
جب انسان خُدا کے کلام پر
ناقدانہ حملے کرتے ہیں
تو وہ وقت آ پہنچا
کہ خُدا خود مداخلت کرے۔
جب شریعت کو بے وقعت سمجھا جائے
جب لوگ اپنی راہ پر چلیں
— اور گناہ کو لذت کا نام دیں
تب کہنا پڑتا ہے
اب تیرے کام کرنے کا وقت ہے ، اے خُداوند؟"
کیونکہ اُنہوں نے تیری شریعت کو باطل کر دیا ہے